آٹھ ہزار پتھر
چینی لوک کہانی
مصنف: ڈاینا
تصاویر: ایڈینگ
اُردو ترجمہ: محمد زبیر

آٹھ ہزار پتھر
چینی لوک کہانی
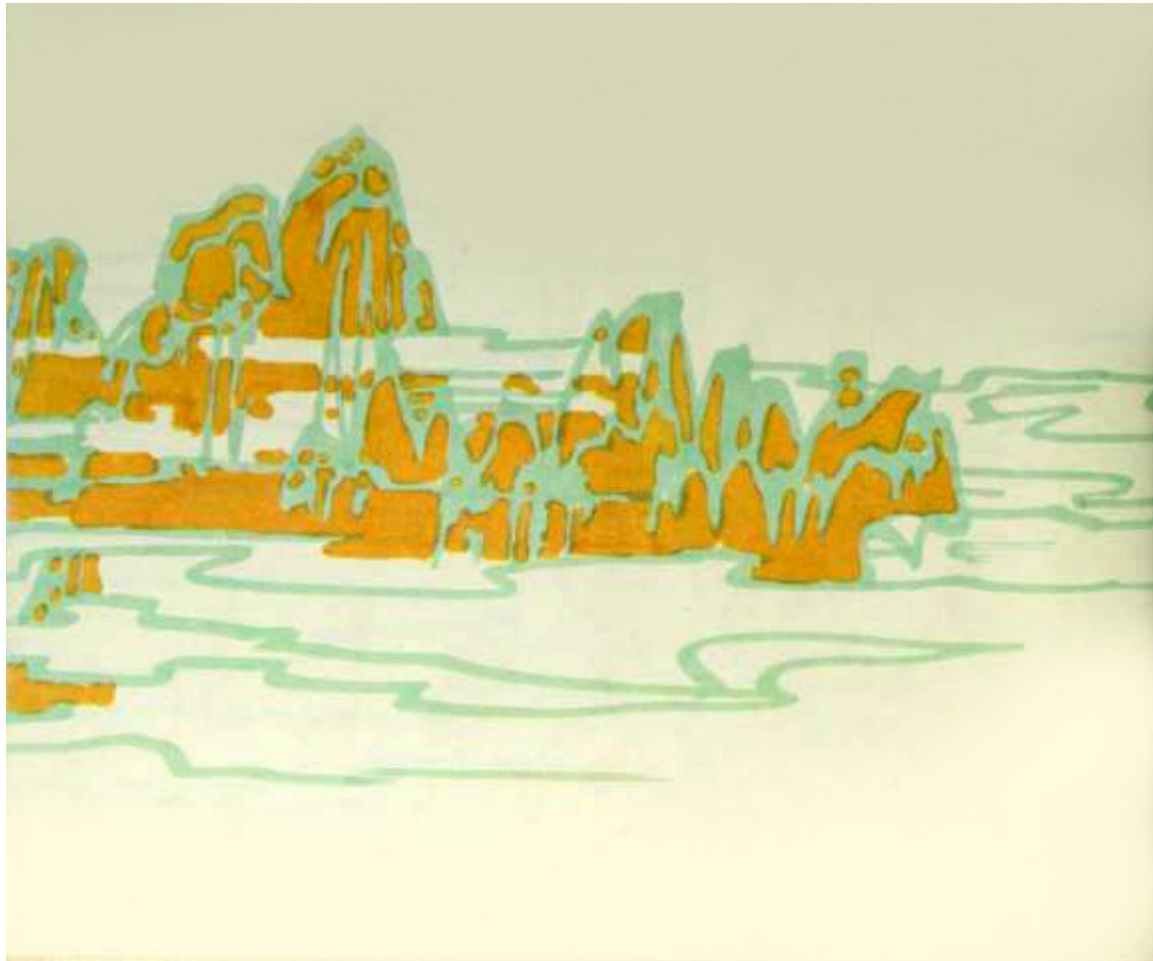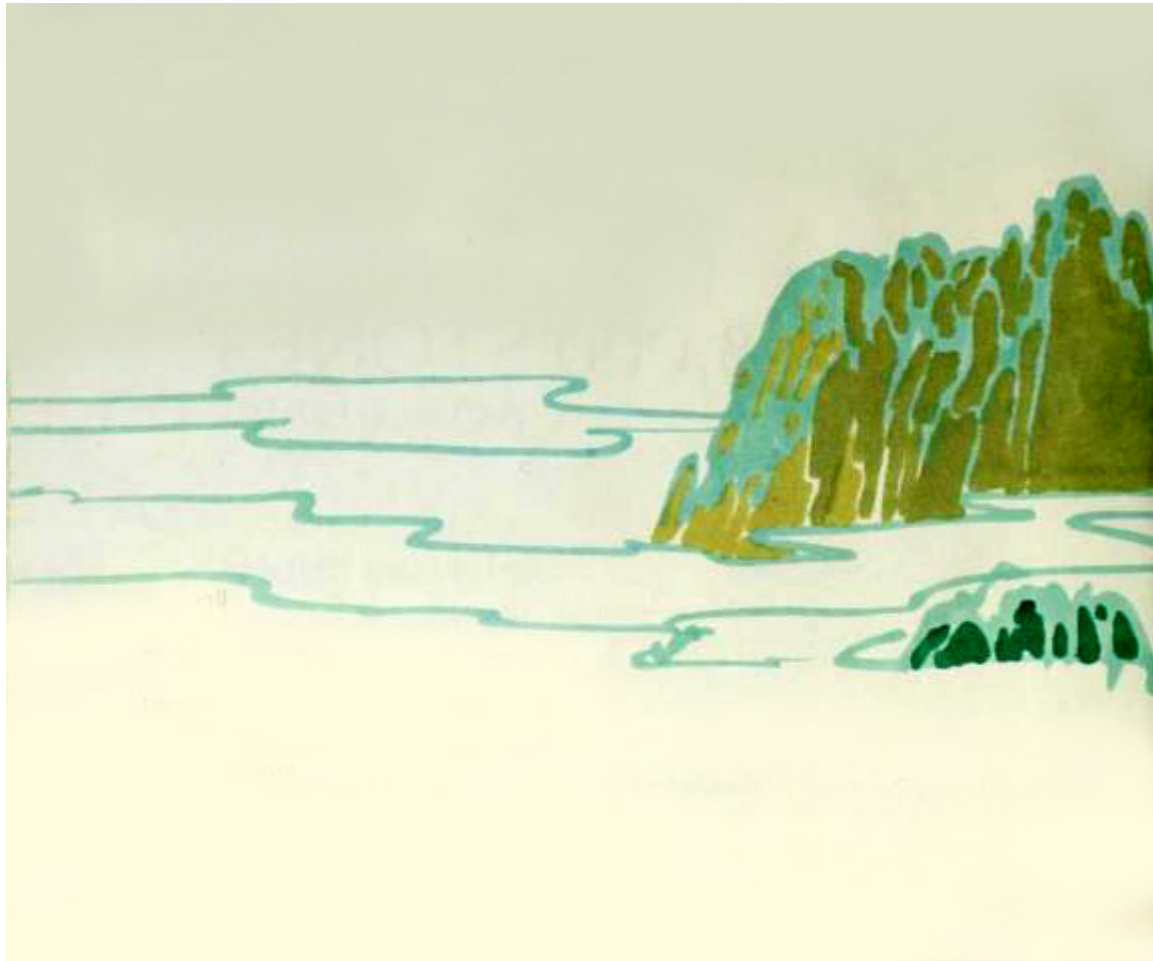
بہت پرانی بات ہے۔ چین کے لویانگ شہر پر ایک طاقتور بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اُس کا نام تساؤ تساؤ تھا۔ چین کے سب سے عظیم حکمران کے طور پر تساؤ تساؤ کی شہرت چاروں طرف پھیلی تھی۔

لویانگ ایک مکمل ملک تھا۔ بادشاہ ایک بڑے عظیم الشان محل میں رہتا تھا۔ محل کے چاروں طرف خوبصورت باغ تھے۔ دس ہزار بہادر فوجی لویانگ اور محل کی مستعدی سے حفاظت کرتے تھے۔
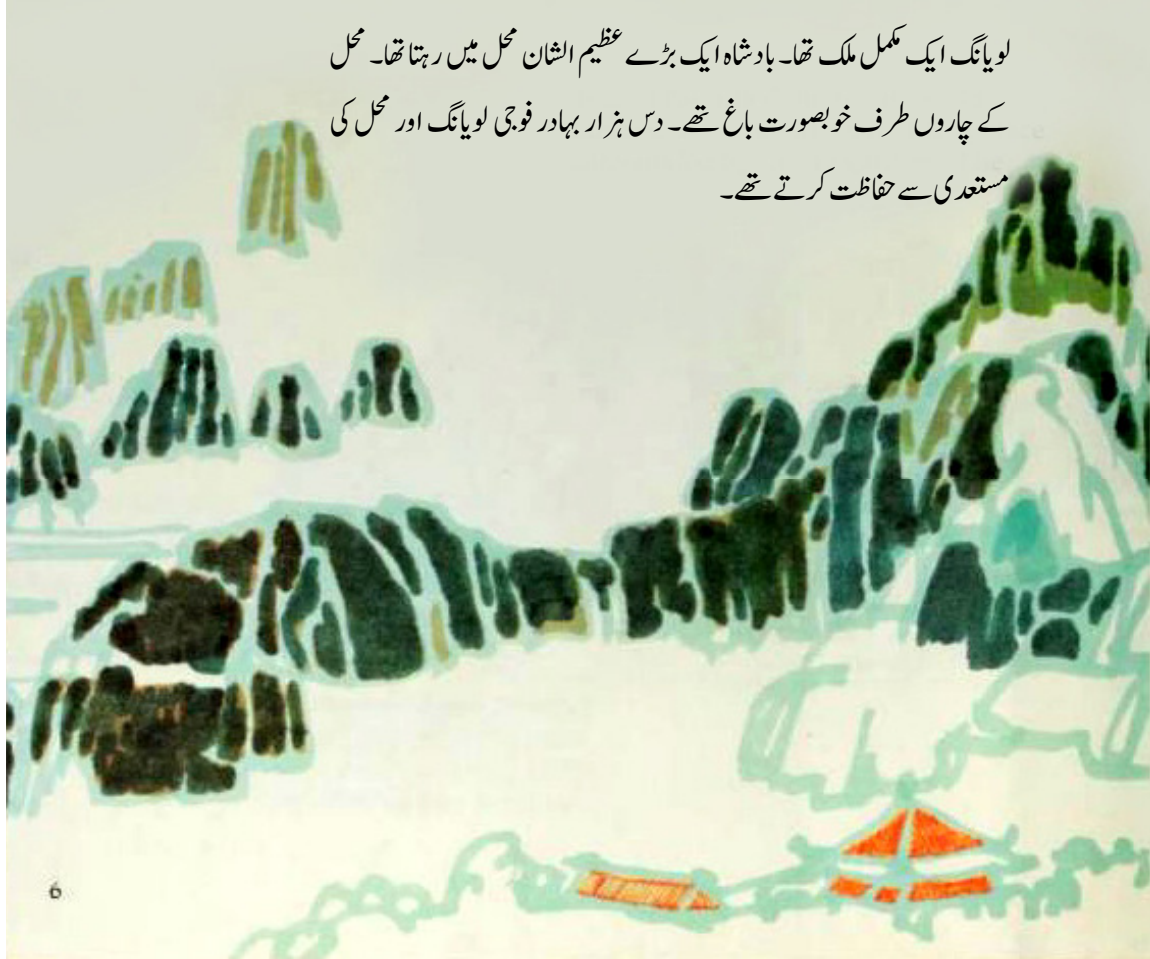
ہمسایہ ممالک کے بادشاہ اور شہزادے اکثر تساؤ تساؤ کا ملک اور خوبصورت محل دیکھنے کے لیے
لویانگ آیا کرتے تھے۔ کئی بادشاہ اپنے سفیر بھیجتے تھے۔ یہ سفیر تساؤ تساؤ کو دینے کے لیے
تحائف بھی لایا کرتے تھے۔
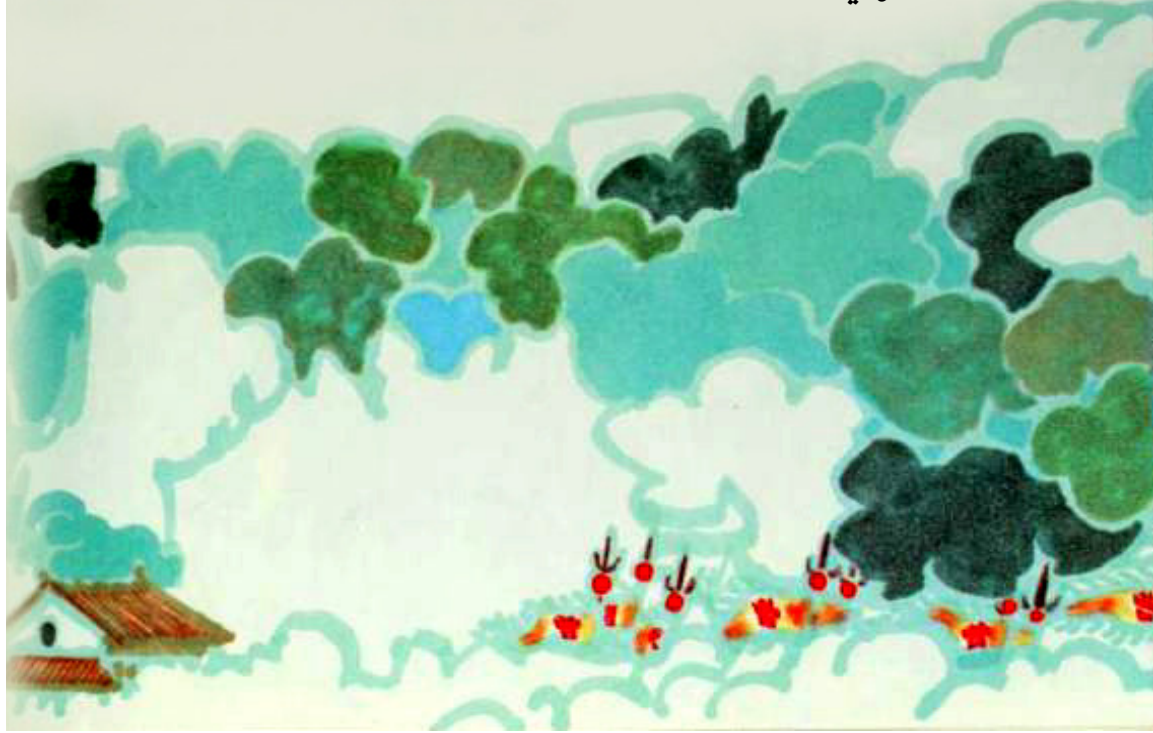
ایک سال بھارت کے ایک بادشاہ کے سفیر لویانگ آئے۔ یہ سفیر
اپنے ساتھ ایک بہت ہی حیرت انگیز تحفہ لائے۔ ایسا حیرت انگیز تحفہ
نہ تساؤ تساؤ نے دیکھا تھا اور نہ ہی لویانگ کے کسی شہری نے دیکھا تھا۔
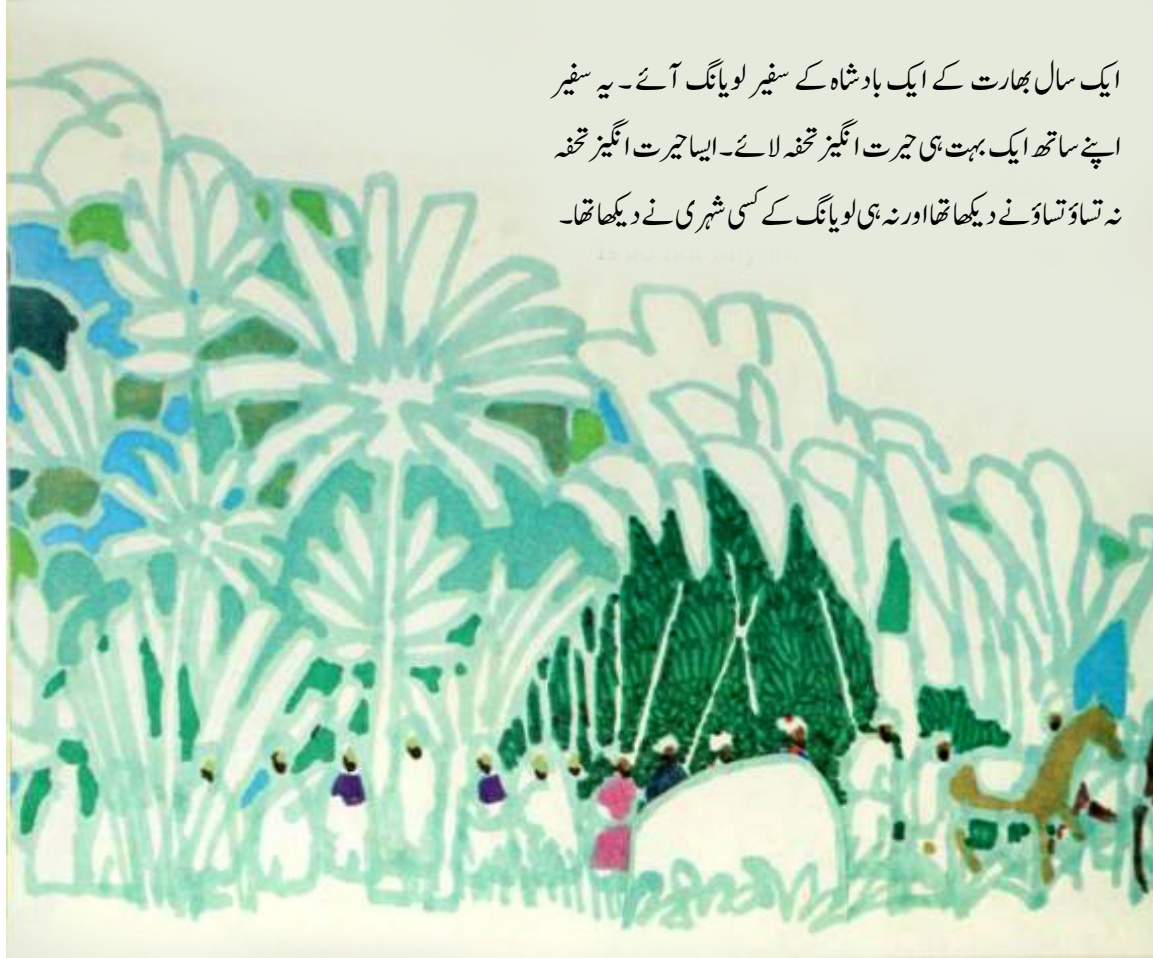
جیسے ہی سفیر یولانگ میں داخل ہوئے لوگ اپنے کام دھندے چھوڑ کر اُس حیرت انگیز جانور کو دیکھنے دوڑے آئے۔ بادشاہ کے درباری اور شہزادے بھی محل سے باہر آگئے شہر میں ہلچل مچ گئی۔ اُس انوکھے جانور کے چاروں طرف ہجوم اِکٹھا ہوگیا۔
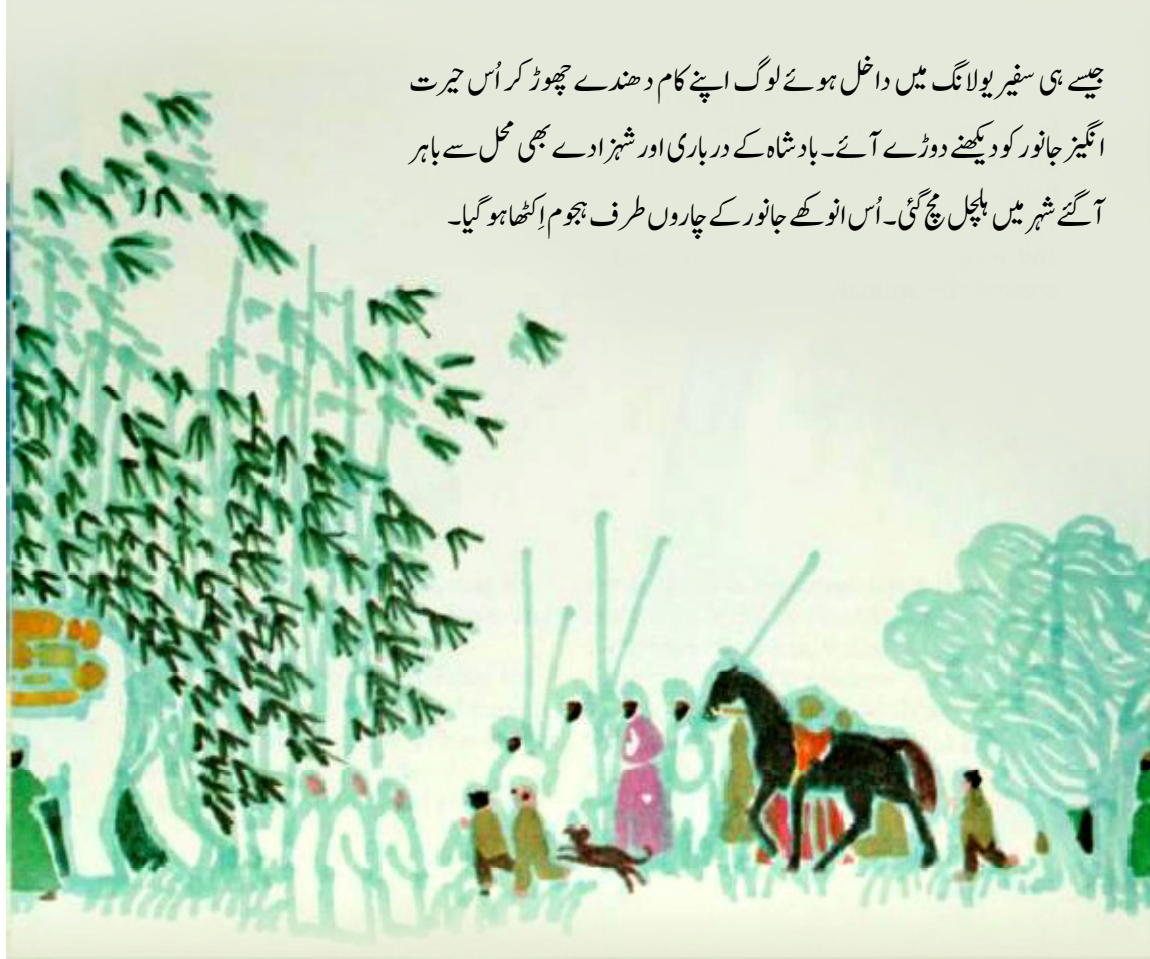
تساؤ تساؤ بھی محل سے باہر آیا۔ بھارت سے آئے ہوئے سفیروں نے بادشاہ کو جھک کر سلام کیا۔ وہاں پر کھڑے دیگر افراد بھی ادب سے جھک گئے۔

بادشاہ نے سفیروں کو حکم دیا کہ اُٹھو اور بتاؤ کہ اتنا شوروغل کیوں ہے؟ ہمارے ملک میں یہ حیرت انگیز جانور کہاں سے آیا ہے؟

بادشاہ سلامت، یہ تحفہ ہم لائے ہیں، ایک سفیر نے کہا۔ بھارت کے بادشاہ نے چین کے عظیم بادشاہ کے لیے یہ تحفہ بھیجا ہے۔

اوہ ... ہاں ... تساؤ تساؤ بڑبڑایا۔ اُسے یاد آیا کہ سال کے اِس حصے میں بھارت کا بادشاہ اُسے تحائف بھیجا کرتا ہے۔

ہم خوش ہوئے، تساؤ تساؤ نے کہا۔ اپنے بادشاہ کو بتانا کہ ہمیں یہ تحفہ بہت پسند آیا۔ لیکن یہ ہے کیا؟ اِس جانور کا نام کیا ہے۔
’یہ ایک ہاتھی ہے بادشاہ سلامت۔‘

تساؤ تساؤ کا بیٹا شہزادہ پے ای بھی وہاں تھا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک کھلونا تھا، ایک کشتی۔ وہ بھی حیرت سے ہاتھی کو دیکھ رہا تھا۔
ایک بھارتی سفیر کا بیٹا، جُمّا بھی اپنے والد کے ساتھ آیا تھا۔ اُس لڑکے کے پاس ہاتھی دانت کا بنا ایک خوبصورت ہاتھی تھا۔ جُمّا نے اپنا ہاتھی شہزادے کو دکھایا۔ شہزادے نے اُسے اپنی کشتی دِکھائی۔

’ہمارا ہاتھی کتنا اُونچا ہے؟ تساؤ تساؤ نے پوچھا‘
چین کے عظیم بادشاہ، اِس کی اُونچائی دس فُٹ ہے۔ ایک سفیر نے کہا۔
’اور ہمارے ہاتھی کا وزن کتنا ہے؟‘

’بادشاہ سلامت، یہ ہم نہیں بتا سکیں گے۔ بھارت میں ایسا کوئی ترازو نہیں ہے جس پر ہاتھی کا وزن کیا جا سکے۔
’اس کا مطلب ہے کہ آپ کے بادشاہ بھی نہیں جانتے کہ ایک ہاتھی کا وزن کتنا ہوتا ہے۔؟‘ تساؤ تساؤ نے پوچھا۔
’یہ سچ ہے، بادشاہ سلامت۔‘

'تعجب ہے؟'

شہزادی بھارتی سفیروں کے کھانے اور آرام کے لیے محل کے اندر لے گئی۔

سفیروں کے جاتے ہی تساؤ تساؤ نے اپنے درباریوں سے کہا 'ایک ماہ کے بعد یہ سفیر بھارت واپس چلے جائیں گے۔ اِن کے جانے سے پہلے ہی ہم جاننا چاہتے ہیں کہ اِس ہاتھی کا وزن کتنا ہے۔

اگر بھارت کے بادشاہ ایک ہاتھی کا وزن کرنا نہیں جانتے تو ہم، لویانگ کے بادشاہ اور دس ہزار سپاہیوں کے سپاہ سالار، ہاتھی کو تولنے کا طریقہ بتائیں گے۔ آپ سب ایک مہینے کے اندر اِس ہاتھی کو تولنے کا طریقہ ڈھونڈیں۔
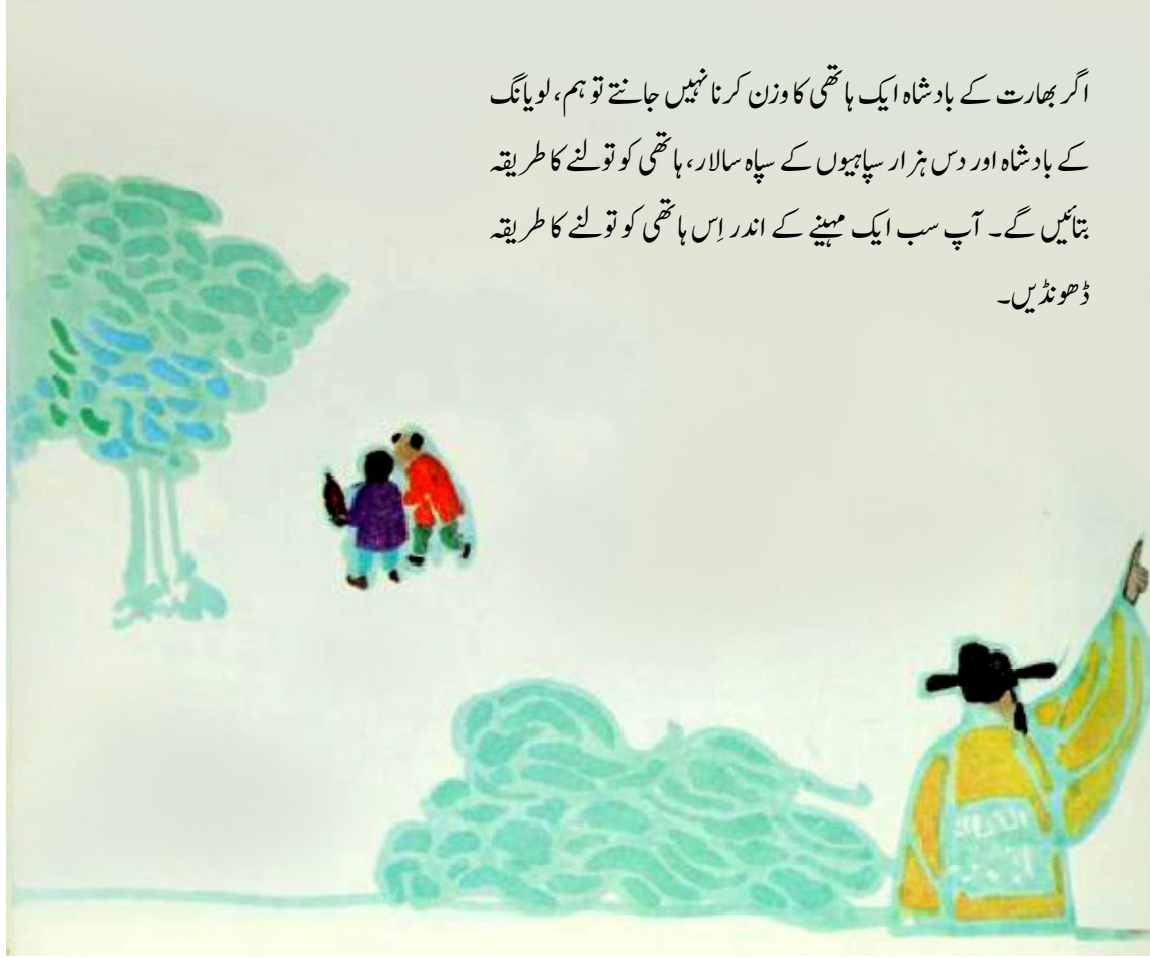
سب درباری سوچ میں پڑ گئے۔

'ہاتھی کا وزن کیسے تولا جا سکتا ہے؟'

'چین کے عظیم بادشاہ کے ہاتھی کو کیسے تولیں؟'

بہت سوچ بچار کے بعد بھی اُنہیں کوئی راستہ نہیں سُوجھا۔ سفیروں کے بھارت واپس جانے کا وقت قریب آ گیا تھا۔ بس ایک ہفتہ ہی بچا تھا۔ سب درباری پریشان تھے۔

ایک دِن شہزادے پے ای اپنی کشتی کھیلنے کے بعد، عظیم الجثہ ہاتھی کو دیکھنے آیا۔ اُس نے دیکھا کہ درباری ہاتھی کے نیچے اُداس بیٹھے ہیں۔

اُس نے حیرت سے پوچھا، 'آپ لوگ ہاتھی کے نیچے کیوں بیٹھے ہیں؟'
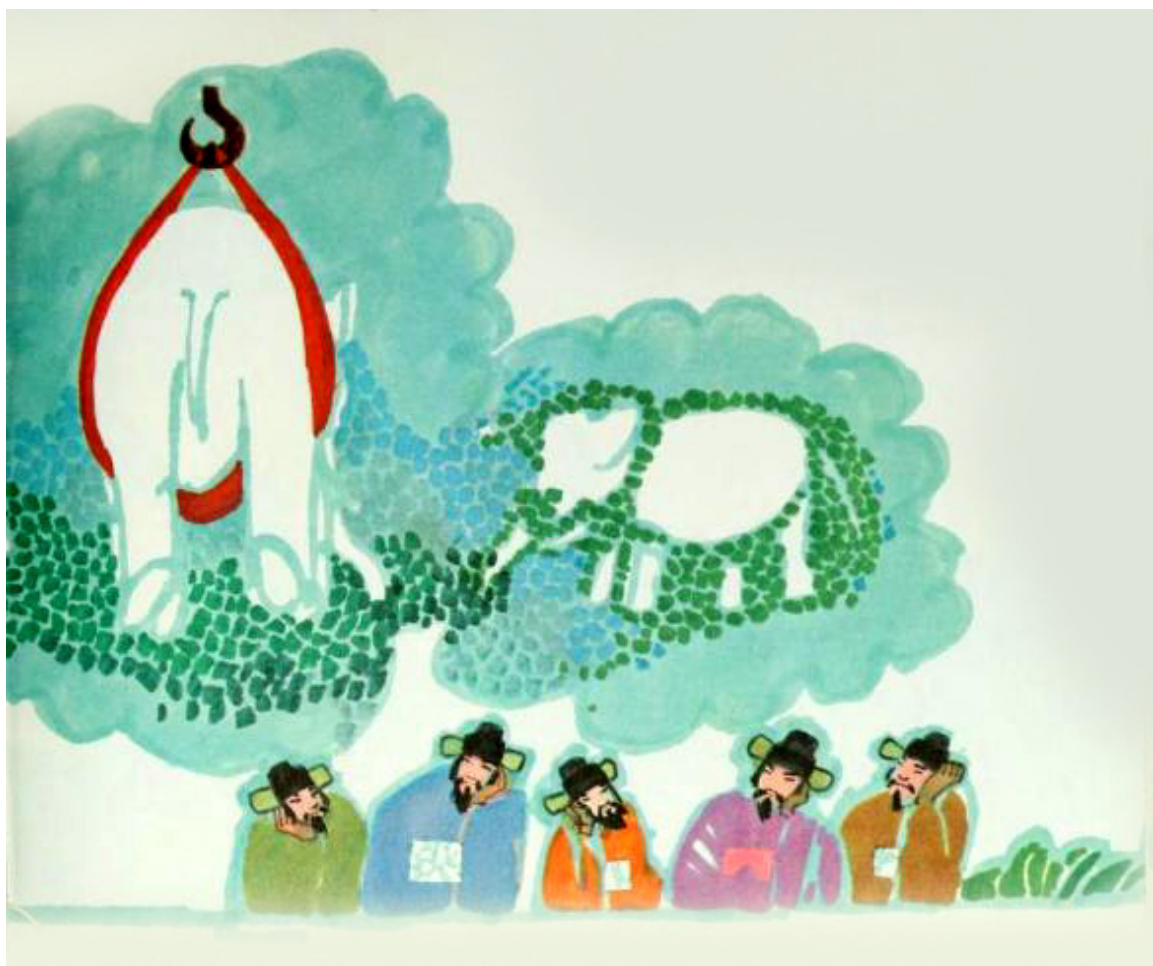
”چُپ ..... ہم سوچ رہے ہیں۔“

”آپ کیا سوچ رہے ہیں؟“شہزادے نے آہستہ سے پوچھا۔

’ہم سوچ رہے ہین کہ ایک ہاتھی کا وزن کیسے کیا جا سکتا ہے۔‘ درباری نے بھی آہستگی سے جواب دیا۔

’ارے، یہ تو کوئی مشکل کام نہیں ہے،‘شہزادہ بولا۔

”مشکل نہیں ہے ..... “سب درباری ایک ساتھ چِلاّئے۔
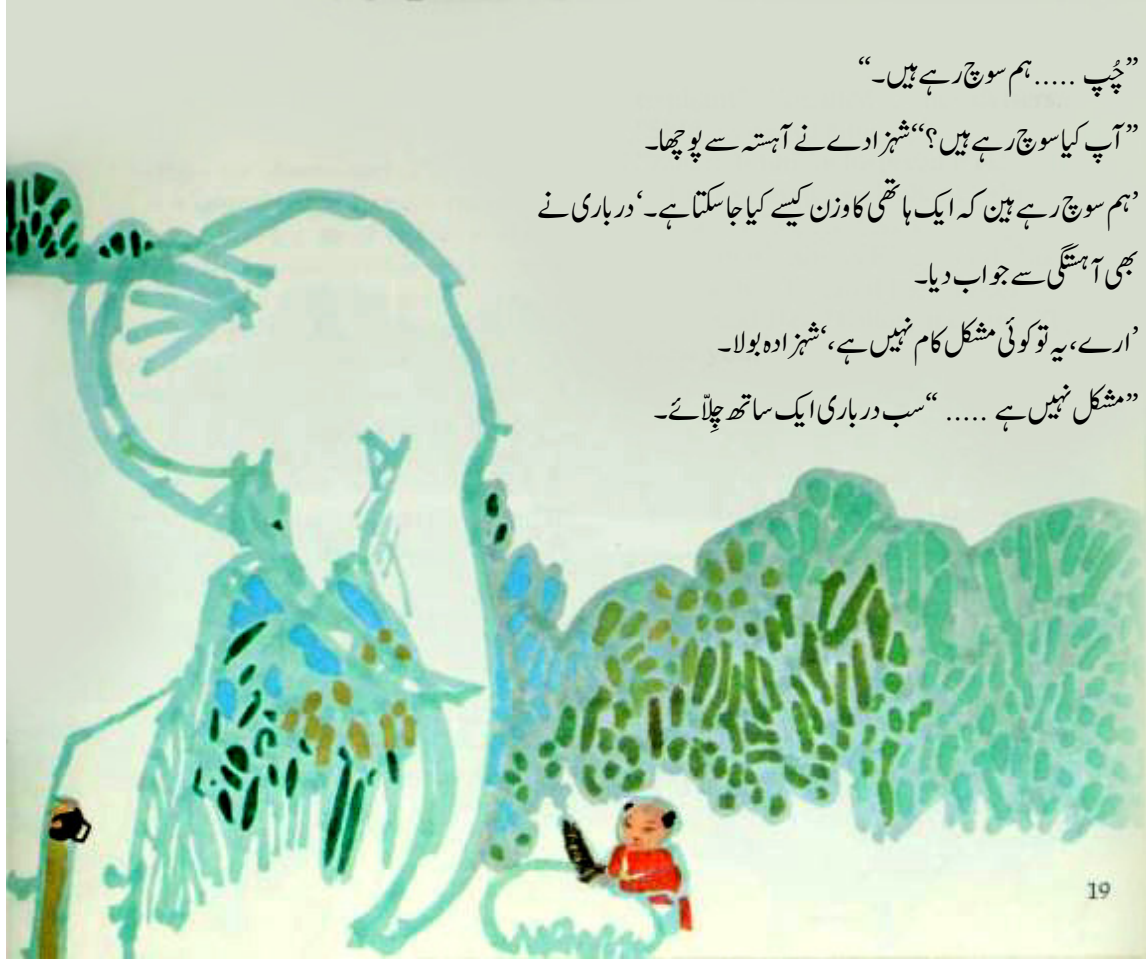
ہاں، بالکل مشکل نہیں ہے۔ آیئے، میرے ساتھ اور میں آپ کو دِکھاتا ہوں کہ ہاتھی کو کتنی آسانی سے تولا جا سکتا ہے۔

شہزادہ محل کے قریب ایک تالاب کے پاس لے آیا۔ تالاب کے پاس شہزادے کی چھوٹی سی کشتی تھی، ایک کھلونا جس سے وہ تالاب میں کھیلا کرتا تھا۔ ویسے تو کشتی عام سی تھی لیکن اُس کے ایک طرف ایک لکیر بنی تھی۔

"آپ سب یہاں میرا انتظار کریں،" اِتنا کہہ کر شہزادہ محل کی طرف دوڑا۔

شہزادے کے جاتے ہیں درباری کشتی کو اُٹھا کر دیکھنے لگے۔ کشتی پر جو لکیر بھی تھی اُس کے قریب چینی زبان میں ایک لفظ لکھا تھا۔ وہ لفظ تھا ہاتھی۔

اِس کا کیا مطلب ہے؟ وہ سوچنے لگے۔

لیکن خوب چھان بین کرنے کے بعد بھی کچھ سمجھ نہ پائے۔

شہزادہ واپس آیا تو اُس کے ہاتھ میں ہاتھی دانت کا بنا ایک ہاتھی تھا۔ یہ جُنما نے اُسے دیا تھا۔

"دھیان سے دیکھیں۔" اُس نے درباریوں سے کہا۔ اِتنا کہہ کر شہزادے نے اُس ہاتھی کو کشتی میں رکھ دیا۔ کشتی پانی میں لکیر تک ڈُوب گئی۔

"دیکھا آپ نے، میں نے جتنی بار بھی اِس ہاتھی کو کشتی میں رکھا اُتنی بار کشتی اِسی لکیر تک پانی میں ڈُوبی۔ تبھی میں نے لکیر کے پاس 'ہاتھی' لفظ لکھ دیا۔ آپ بھی اُس بڑے ہاتھی کو اِسی طرح تول سکتے ہیں۔

اور اگر آپ ہاتھی کا صحیح وزن جاننا چاہتے ہیں تو کشتی میں پتھر رکھ دیں۔ کشتی میں تب تک پتھر رکھتے جائیں جب تک کشتی اُس لکیر تک ڈُوب نہیں جاتی۔

”یہی ... یہی طریقہ ہے شاہی ہاتھی کا وزن معلوم کرنے کا، “سب درباری ایک ساتھ خوشی سے چِلّائے۔ ”شہزادے، آپ نے تو ہمیں صحیح راستہ دِکھاہے۔“

جس دِن ہاتھی کو تولنا تھا اُس دِن شاہی جھیل کے کِنارے سب درباری
اِکھٹے ہو گئے۔ کئی شہری بھی وہاں آ پہنچے۔ ہاتھی کو ایک بڑی کشتی پر
چڑھایا گیا۔ شہزادہ اور کُچھ درباری ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہوئے۔
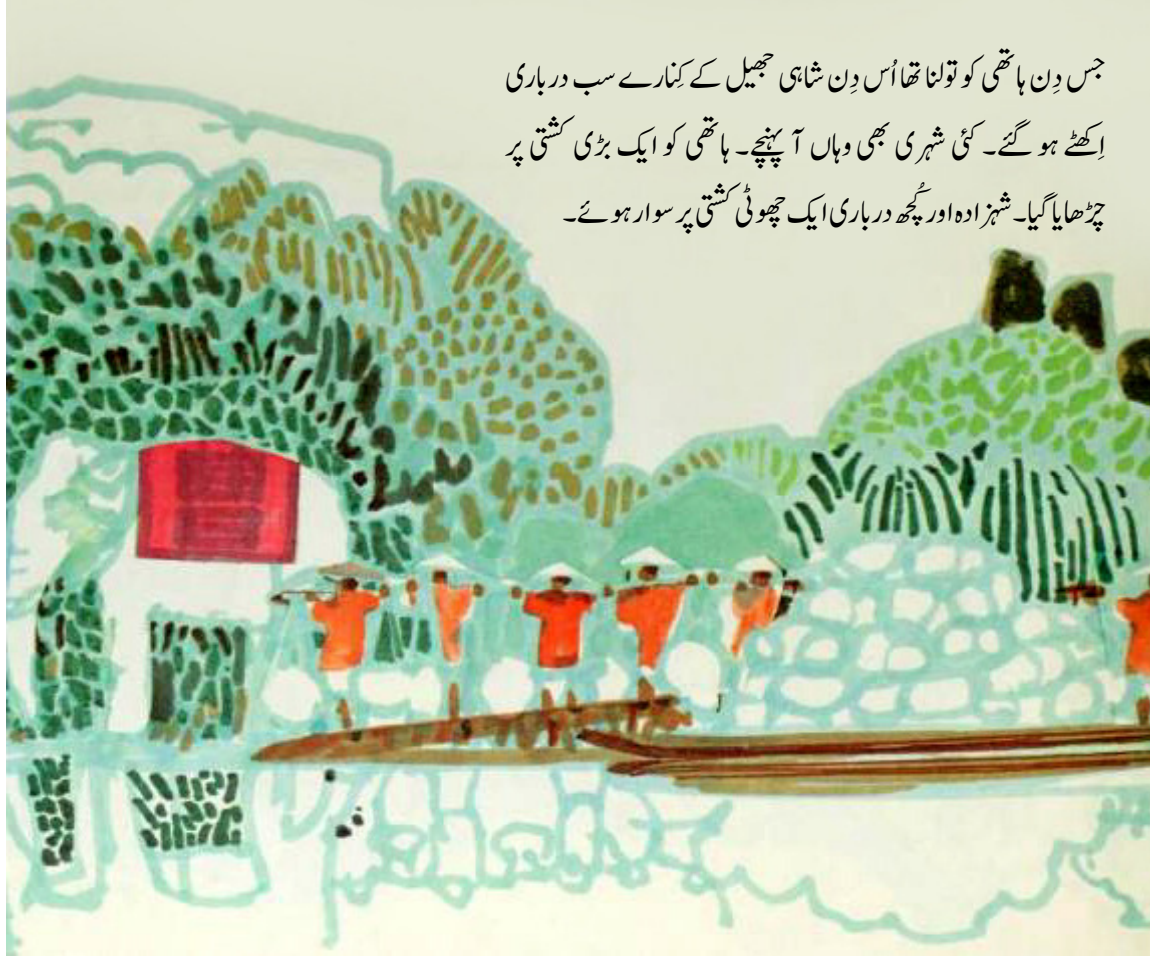
شہزادے نے بڑی کشتی پر اُس جگہ ایک نشان لگایا جس جگہ تک وہ پانی میں ڈُوبی تھی۔ نشان کے پاس ہی اُس نے چینی زبان میں یہ الفاظ لکھے دیئے۔ "چین کے عظیم حکمران کا ہاتھی"

پھر دونوں کشتیوں کو کنارے پر لے آیا گیا۔ ہاتھی کو اُتار کر، بڑی کشتی کو پھر سے پانی میں دھکیل دیا گیا۔ اب اُس کشتی پر ایک ایک کر کے کئی پتھر رکھے گئے۔

سینکڑوں پتھر رکھنے پر ہی کشتی اُس نشان تک ڈُوبی جو شہزادے نے اُس پر لگایا تھا۔ اِس طرح اُس شاہی ہاتھی کا وزن کیا گیا۔

پر کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اُس ہاتھی کا وزن کتنا تھا؟

اُس ہاتھی کا وزن 8000 پتھر۔

اِس خبر کی خوشی میں گھڑیال بجایا گیا۔

شاہی کارندے نے سب کو اطلاع دی، "چین کے سب سے بڑے شاہی ہاتھی کا وزن ہے 8000 پتھر۔"

اطلاع سُن کر لوگوں نے تالیاں بجائی اور زندہ باد کے نعرے لگائے۔

گھڑیال پھر سے بجایا گیا۔ تب چین کے عظیم حکمران، لویانگ کے بادشاہ نے حکم دیا، "سب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ چین کے عظیم حکمران کے ہاتھی کو تولنے کا طریقہ ہمارے شہزادے نے ہی سُجھایا ہے۔"

سب نے پھر سے زور سے تالیاں بجائیں اور زندہ باد کے نعرے لگائے۔

"یہ بات ہماری شاہی تاریخ میں لکھی جائے اور اُس کی ایک نقل بھارت سے آئے سفیروں کو دی جائے۔ وہ اِس دستاویز کو اپنے بادشاہ کو ہماری طرف سے تحفہ دیں۔"

عظیم حکمران کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ شہزادے کی عقلمندی کی شاہی تاریخ میں لکھ دی گئی۔ اُس کی ایک نقل بھارت بھیجی گئی۔

عظیم حکمران اور لویانگ کے بادشاہ کی دھاک اور بھی بیٹھ گئی۔ صرف اِس وجہ سے نہیں کہ اُس کے پاس عظیم محل تھا اور ایک طاقتور فوج تھی۔ بلکہ اِس وجہ سے کہ اُس کا بیٹا سب سے عقلمند اور ہوشیار تھا۔

کچھ سالوں بعد وہی عقلمند پے ای پوری چین کا حکمران بنا۔ یہ بات 2000 سال پہلے کی ہے۔